کتاب نما

برصغیر ہند میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ، مفتی محمد مشتاق تجاروی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی، بھارت۔ صفحات: ۱۶۴۔ قیمت: ۷۵ بھارتی روپے۔

ہندستان میں اشاعت اسلام کی تاریخ ایک جامع اور وسیع موضوع ہے۔ اس موضوع پر اگرچہ بہت سی مفصل کتب موجود ہیں لیکن ایسی کتاب کی جو مستند مراجع کے ساتھ یک جا اور قابلِ اعتماد تفصیل فراہم کرسکے کمی تھی۔ مفتی محمد مشتاق تجاروی کی یہ کتاب اسی مقصد کے حصول کی جانب ایک مستحسن کاوش ہے۔

ہندستان میں اشاعتِ اسلام کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے کہ یہ درحقیقت انفرادی کاوشوں کا ثمرہ ہے (ان میں بھی صوفیہ کا کردار نمایاں ہے) اور قبولِ اسلام بھی زیادہ تر انفرادی سطح پر ہوا ہے۔ ان کاوشوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: صوفیہ، علما، سلاطین اور تجار۔ 'صوفیہ کی تبلیغی خدمات' کے تحت اشاعتِ اسلام میں صوفیہ کی گراں قدر خدمات، ان کا طریق تبلیغ و حکمت عملی اور اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے، نیز معروف صوفیۂ کرام کی خدمات کا مختصر اور جامع تعارف بھی دیا گیا ہے۔ صوفیہ کے بعد علمائے کرام کی تبلیغی خدمات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے میں ایک دل چسپ پہلو یہ اُبھر کر سامنے آتا ہے کہ مسلم حکومت کے عہد عروج میں تبدیلیِ مذہب کے واقعات کم ہوئے اور عہدِ زوال میں اسلام کی اشاعت بڑی تیزی سے ہوئی (ص ۷۸)۔ ۱۹۳۳ء کے پہلے ۵۰ سالوں میں تقریباً ۶۱ لاکھ لوگوں نے اسلام قبول کیا... پروفیسر آرنلڈ کے بقول سالانہ ۶ لاکھ تک لوگوں نے اسلام قبول کیا (ص ۹۶)۔ دورِ زوال میں تبلیغی مساعی کا سہرا زیادہ تر علما کے سر جاتا ہے۔ معروف علمائے کرام کی خدمات کا مختصر جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

سلاطین کی تبلیغی خدمات کے جائزے میں یہ بات واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے کہ اشاعتِ اسلام میں سلاطین کا نمایاں کردار نہ تھا۔ مسلمان سلاطین پر جبریہ اور جزیے کے ذریعے اشاعت اسلام، نیز جنگی قیدیوں کو جبریہ مسلمان کیا گیا جیسے اعتراضات کا ٹھوس دلائل سے رد کیا گیا ہے۔

ایک باب مسلمان تاجروں کی تبلیغی خدمات اور ان کے اثرات پر مبنی ہے۔ ہندستان میں اشاعتِ اسلام کا پہلا تعارف عرب تاجر تھے۔ ان کی معاشرت، حسنِ سلوک اور کردار نے اشاعتِ اسلام میں نمایاں کردار ادا کیا اور ذات پات پر مبنی معاشرے پر گہرے اثرات چھوڑے۔

مصنف نے صوفیہ اور بزرگانِ دین کی تبلیغ اور اصلاح کے علاوہ مسلم معاشرے کے لیے اُن کی بعض سیاسی اور معاشرتی خدمات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً جب مغلوں نے ملتان پر حملہ کیا (۱۲۷۳ء) تو حضرت بہاؤالدین زکریاؒ نے ایک لاکھ روپے دے کر شہر کو اُن کی لوٹ مار سے بچایا۔ شیخ جلال الدین سلہٹ نے مسلمان سلطان سکندر آف بنگال نے جب گائے کے ذبیحہ کے مسئلے پر قتل ہونے والے مسلمان بچے کا بدلہ لینے کے لیے حملہ کیا تو شیخ نے ۳۶۰ مریدین کے ہمراہ اُن کے ساتھ جنگ میں شرکت کی۔ (ص ۴۰-۴۱)

اس کتاب کی اشاعت سے جہاں ہندستان میں اشاعتِ اسلام کے موضوع پر ایک مختصر، جامع اور مستند مطالعہ سامنے آیا ہے، وہاں یہ صوفیہ، علما، حکمرانوں اور تاجروں کے لیے بھی اشاعتِ اسلام اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادایگی کے لیے غور وفکر اور تحریک کا باعث ہوگا۔ (عرفان احمد)

مغربی تہذیب کا چیلنج اور اسلام، مرتب: پرواز رحمانی۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۳۲۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

اسلام اور مغرب کی کش مکش، تہذیبوں کا چیلنج، بنیاد پرستی، دہشت گردی اور تہذیبی اور ثقافتی یلغار جیسی اصطلاحات زبانِ زدعام ہیں۔ اس سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ ترقی یافتہ صنعتی ممالک کی واشنگٹن کی قیادت میں ثقافتی، عسکری اور سیاسی یلغار کے خلاف یہ کہہ کر دل کی بھڑاس نکالی جاتی ہے کہ یہ مغربی تہذیب کا کیا دھرا ہے۔ البتہ اس حقیقت کو تسلیم کر لینے میں کوئی عار نہیں کہ